REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۱ احسان ۱۳۳۷ھش ۲۱ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۱۸ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کے متعلق مری سے اطلاع ملی ہے کہ اب طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

الحمد للہ

— ربوہ ۲۰ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل طبیعت میں بے چینی رہی۔ حرارت بھی ہے۔ اور آنکھوں میں بہت جلن رہتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں:

ہندوستان کا رویہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے لوگوں کے لئے مسلسل اشتعال کا باعث ہے

حفاظتی کونسل کے صدر کے نام اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے آغا شاہی کا خط

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۰ جون۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ ہندوستان کا بار بار کا یہ دعوے کہ کشمیر انڈین یونین کا لازمی حصہ ہے پاکستان اور آزاد کشمیر کے لوگوں کے لئے مسلسل اشتعال کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس کا یہ طرزعمل اقوام متحدہ کے اقتدار کو جھٹلانے اور اس کی صریح خلاف ورزی کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اقوام متحدہ کئی بار یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ خود اقوام متحدہ کے زیر نگرانی آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ ہوگا۔ یہ بات اقوام متحدہ میں پاکستان کے قائمقام مستقل نمائندے جناب آغا شاہی نے صدر حفاظتی کونسل کے نام ایک خط میں کہی ہے۔ اس خط میں انہوں نے ہندوستانی نمائندے کے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ جو اس نے صدر کے نام اپنے ۱۱ جون کے خط میں لگائے تھے۔ جناب آغا شاہی نے لکھا ہے کہ ہندوستان کا یہ دعوے بالکل جھوٹا ہے کہ کشمیر انڈین یونین کا حصہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کشمیر ایک ایسا نزاعی علاقہ ہے جس کی شمولیت کا فیصلہ آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ ہونا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے اس رویے کو شرمناک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان نے یہ پوزیشن اختیار کرکے کوشش کی ہے کہ اقوام متحدہ کی کارروائیوں اور اس کے ہوئے فیصلوں کو کالعدم قرار دے دیا جائے پاکستان اگر دیکھے گا کہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو وہ حفاظتی کونسل کو اس طرف توجہ دلانے میں آئندہ بھی کبھی کوتاہی نہیں کرے گا۔ اور وہ اپنے حقوق سے کبھی بھی دستبردار نہیں ہوگا۔ بھارتی ع

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کیلئے خاص دعا کی تحریک

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا بنت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پچھلے دنوں لاہور میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا صاحبزادی صاحبہ کو تا حال مکمل آرام نہیں آیا ہے۔ بخار کی شکایت بدستور چل رہی ہے۔ احباب آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرماتے رہیں:

جلسہ قادیان ۱۷-۱۸-۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ہوگا

خواہشمند احباب جلد تر ویزا حاصل کریں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال قادیان کے مقدس سالانہ اجتماع کی تاریخیں ۱۷-۱۸ و ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء مقرر ہوئی ہیں۔ اور چونکہ اب ویزا لینے والوں کو اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ درخواستیں دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے جن بھائیوں اور بہنوں کے پاس قادیان کے پاسپورٹ موجود ہوں یا وہ جلدی حاصل کر سکیں۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے اپنے پاسپورٹوں کی بناء پر ویزا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تا وقت پر مشکل نہ پیش آئے۔ یہ بھی یاد رکھا جائے کہ آئندہ ویزا لاہور کی بجائے کراچی کے ہندوستانی دفتر سے ملے گا۔

ہم نے قافلہ قادیان کے لئے حکومت سے دو سو اصحاب کی اجازت مانگی ہے مگر ظاہر ہے اگر یہ اجازت مل گئی تو پھر بھی اس قافلہ میں صرف وہی احباب شامل ہو سکیں گے۔ جو وقت پر ویزا حاصل کر لیں گے۔ جس میں کافی مشکل پیش آتی ہے۔ اور کافی وقت بھی لگتا ہے

اس کے علاوہ جماعتی انتظام کے ماتحت قادیان جانے والوں کو دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے بھی اجازت لینی ہوگی۔ جس کے لئے ہمارے دفتر میں فارم مقرر ہے۔ جو میرے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ ہمارے قادیان کے دوست کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس دفعہ ویزا حاصل کرنے میں کچھ سہولت حاصل ہو جائے۔ والامر بید اللہ

فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ
۱۹/۶/۵۸

— نمائندے نے اپنے خط میں جان بوجھ کر غلط باتیں بیان کی ہیں۔ اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ جناب آغا شاہی نے کئی مثالیں پیش کی ہیں۔ کہ ہندوستانی نمائندے نے اپنے خط میں متعدد غیر ملکی اخباروں کے غلط حوالے درج کئے ہیں یا انہیں بدل کر پیش کیا ہے۔ نہ صرف عالمی رائے عامہ کو بلکہ ان اخباروں کے ساتھ یہ زیادتی کی گئی ہے۔ انہیں بھی اس مذموم روش کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے:

ایسڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے رایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۵۸ء

مسئلہ جہاد اور امام ابن تیمیہؒ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ "اسلام اور جہاد" میں جہاد کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ یہاں ہم اس رسالہ کے مختصر اقتباسات درج کرتے ہیں۔ تا کہ آپ کے استدلال کا کچھ تصور سامنے آجائے۔

"اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس قدر ظلم جو صحابہ پر کیا گیا۔ ایسے ظلم کے وقت میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے کوئی تدبیر بچنے کی ان کو نہیں سکھائی۔ بلکہ بار بار یہی کہا۔ کہ ان تمام دکھوں پر صبر کرو۔ اور اگر کسی نے مقابلہ کے لئے کچھ عرض کیا تو اس کو روک دیا۔ اور فرمایا کہ مجھے صبر کا حکم ہے غرض ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبر کی تاکید فرماتے رہے جب تک کہ آسمان سے مقابلہ کا حکم آگیا"۔ ۔ ۔ ۔

"اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں۔ کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کرکے بھیجا ہے۔ اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو۔ اور نوع انسان کے ساتھ ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب وہ ہے۔ جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں خدا کے لئے سب پر رحم کرو۔ تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں۔ جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلےٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ کہ یہی طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے۔ اور دیئے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے۔ اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے۔ اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی۔ اور ان کا جزو بن گئی تھی۔ کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے۔ جو قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنے وہ نفس نجات پا گیا۔ جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا"۔

(اسلام اور جہاد صہ۱۴-۱۵)

جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن و حدیث سے اور صدر اول کی تاریخ سے جہاد کی حقیقت پیش کی۔ تو اکثر درباری قسم کے علماء نے آپ پر الزام لگایا۔ کہ آپ نے اسلام کے ایک اہم رکن "جہاد" کو منسوخ کر دیا ہے۔ حالانکہ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ صرف یہ تھا۔ کہ اس زمانہ میں جہاد کی شرائط موجود نہیں اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یضع الجزیہ یا یضع الحرب کے مطابق ہے۔ کہ جب مسیح موعود آئیگا اور دینی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ہم یہاں صرف جہاد کی شرائط کو لیتے ہیں۔ کہ وہ کیا ہیں۔ ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے بلکہ ہفت روزہ صدق جدید ۲۰ جون ۱۹۵۸ء سے امام ابن تیمیہ کی رائے پیش کرتے ہیں جو "امام ابن تیمیہ کے بعض مسائل" کے زیر عنوان مشہور عالم مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی کے ایک مضمون کی تلخیص ہے، جہاد کے متعلق ابن تیمیہ کا فیصلہ حسب ذیل عبارت سے معلوم ہو سکتا ہے۔

"اس مضمون کا عنوان قتال الکفار ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام کے زمانہ میں بھی بعضوں کی طرف سے کچھ اس قسم کے خیالات پھیلائے جا رہے ہیں کہ ہر کافر مسلمانوں کے عقیدے کی رو سے واجب القتل ہے شیخ الاسلام نے اس غلط خیال کی تردید بڑی عالمانہ تحقیقی شان کے ساتھ فرمائی ہے۔ گو مضمون چند ہی اوراق کا ہے لیکن بڑے مفید معلومات سے لبریز ہے شیخ نے یہ دعوےٰ کر کے کہ غیر مسلم اقوام سے جنگ کا حکم اسلام نے اس لئے نہیں دیا ہے۔ کہ جو مسلمان نہیں ہیں۔ ان کا قتل کرنا اسلام میں فرض ہے بلکہ جنگ کا حکم محض ان لوگوں کی حد تک محدود ہے۔ جو مسلمانوں سے جنگ کرنا چاہتے ہیں یا جنگ کر رہے ہوں انہوں نے دعوےٰ کیا ہے کہ جمہور علماء اسلام مثلاً امام مالک امام ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل وغیرہم ائمہ مجتہدین کا یہی فیصلہ ہے۔ اسی کے بعد فرماتے ہیں۔ ھوالذی یدل علیہ الکتاب والسنۃ والاعتبار یعنے قرآن نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور آپ کے اقوال سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور اسلامی قوانین کے کلیات کا جو بھی جائزہ لے گا اسی نتیجہ پر پہنچے گا) پھر انہوں نے قرآن کی ان آیتوں کو پیش کیا ہے جن میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ تم سے جو جنگ کریں ان سے تم بھی جنگ کرو اور چاہیئے کہ حد سے تجاوز نہ کرو شیخ نے لاتعتدوا یعنے حد سے تجاوز نہ کرو۔ کے اس حکم کو نقل کر کے لکھا ہے کہ

تدل علی ان قتال من لم یقاتلنا عدوان

پس معلوم ہوا کہ مسلمانوں سے جو قومیں جنگ نہ کریں۔ ان سے جنگ عدوان یعنی حد سے تجاوز کرنا ہے۔

شیخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر کافر کا قتل کرنا ہی اسلام کا حکم ہوتا تو مسلمانوں کو قتال یعنے جنگ کا حکم دیتے ہوئے بجائے یہ کہنے کے کہ جب تک ایک کافر بھی دنیا میں رہ جائے۔ جنگ کئے چلے جاؤ۔ قرآن میں یہ کیوں فرمایا گیا ہے کہ

حتی لاتکون فتنۃ و یکون الدین للّٰہ

تا آنکہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے۔

مطلب جس کا یہ ہے کہ جب خطرہ باقی نہ رہے اور الدین اللہ کے لئے ہو جائے تو اس کے بعد قتال کا یہ حکم باقی نہیں رہتا۔ حالانکہ کافر تو اس حال کے بعد باقی رہ سکتے ہیں۔ اور رہے ہیں شیخ نے لکھا ہے کہ الدین اللہ کے لئے ہو جائے۔ اس کا مطلب تو اسی سے ظاہر ہے کہ جزیہ ادا کرنے کے بعد قرآن نے حکم دیا ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جس سے معلوم ہوا کہ اسلام کا ایسا غلبہ کہ جزیہ اہل کتاب دینے لگیں (یہ الدین للّٰہ ہونے کے لئے کافی ہے) اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام نے ایک بڑی قیمتی بات یہ کہی ہے کہ اہل کتاب جن کو اہل اسلام کی طرف سے خصوصی رعایتیں حاصل ہیں۔ جب ان سے بھی معاہدہ جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ تو غیر کتابی اقوام یقیناً بدرجہ اولےٰ اس کی مستحق ہیں کہ بغیر جزیہ کے ان کے ساتھ معاہدہ نہ کیا جائے۔ شیخ نے جزیہ والی قرآنی آیت کو نقل کر کے لکھا ہے کہ بعضوں نے اس سے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ جزیہ والے اس معاہدہ کا تعلق صرف اہل کتاب کی حد تک محدود ہے۔ شیخ نے اس کے بعد دعوےٰ کیا ہے کہ عام علماء و ائمہ اسلام نے اس خیال کو مسترد کر دیا ہے اور اکثریت کا اسی پر اتفاق ہے کہ ہر قسم کی غیر مسلم قوموں سے یہ معاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ شیخ نے لکھا ہے کہ

ھذا مذھب الاکثرین (ص۱۳۶)

پھر یہ لکھ کر کہ جنگ کرنے والی قوموں سے اسلام نے جنگ کا حکم مسلمانوں کو دیا ہے نہ کہ کفر کی وجہ سے وہ مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں کہ

فکل من سالم محارب لا یقاتل سواء کان کتابیا او مشرکا۔

(باقی صہ۸ پر)

جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد

(از مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی)

(قسط نمبر ۲)

اللہ تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔ اب ہمارے علماء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلادیں کہ کسی نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پاکر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔"

جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور سب نبیوں میں آپ ہی کو صرف یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ کے فیض سے آپ کا امتی نبی بن سکتا ہے اور آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کردے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اے اللہ ہم کو ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا۔ اس دعا میں امت محمدیہ کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ تمام وہ انعامات جو پہلے انعام یافتہ لوگ پاتے رہے ہیں اسے بھی عطا کئے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا قوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں نبی پیدا کئے اور تم کو بادشاہ بنایا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ جس طرح پہلے حضرت موسیٰؑ کی امت کو خدا تعالیٰ نے نبوت اور بادشاہت دو انعام دیئے سو یہی انعام اس امت کو بھی عطا ہوں گے۔

ایک اور جگہ صراحت کے ساتھ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ یعنی جو خدا اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن پر خدا نے انعام فرمایا۔ یعنی نبی، صدیق اور شہید اور صالح ہوگا۔ اور یہ رفاقت حسنہ ہوگی جو امت محمدیہ کو عطاء کی جائے گی۔

اس آیت کی تشریح میں تفسیر بحر المحیط میں لکھا ہے کہ:۔

"امام راغب نے فرمایا کہ ان چار گروہوں میں خدا تعالیٰ شامل کرے گا۔ مقام اور نیکی کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ صدیق کو صدیق کے ساتھ۔ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔ اور امام راغب نے جائز ٹھہرایا ہے کہ اس امت کے نبی بھی نبیوں میں شامل ہوں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی وفات پر فرمایا لو عاش لکان صدیقا نبیا (ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۲ مصری) اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ ہوتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ اگر آنحضرت صلعم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم کو مقام نبوت عطا کیا جاتا تو وہ آپ کے پیرو ہوتے۔ مولانا عبدالحئی فرماتے ہیں:۔

"بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔" (دافع الوسواس صفحہ ۱۲)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط

آنحضرت صلعم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ آپ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی نبوت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ ان ہی کے فیض اور ان ہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی۔"

(تتمہ چشمہ معرفت صفحہ ۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرکے بھیجے۔"

(تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے وجود سے جو نبوت بند ہوئی وہ شریعت والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۲)

حضرت امام علی قاری فرماتے ہیں:۔

"خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کردے۔ اور جو آپ کی امت سے نہ ہو۔"

(موضوعات صفحہ ۵۹)

ان مذکورہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ درست ہے۔ اور اس عقیدہ کے ذریعہ ہم مذاہب عالم پر اسلام کی فوقیت اور آنحضرت صلعم کا افاضہ کمال ثابت کر سکتے ہیں علاوہ ازیں اس زمانہ میں اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ خدا کی ہستی پر یقین پیدا کیا جائے اور یہ آسمانی نشانوں اور امور غیبیہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہ دولت صرف اور صرف مسلمانوں کو آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لحاظ سے زندہ مذہب صرف اسلام ہے اور زندہ رسول حضرت امام الاصفیاء والاتقیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جماعت احمدیہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آخری زمانہ میں جس مصلح ربانی کی آمد کی خبر قرآن کریم و احادیث صحیحہ میں دی گئی تھی اس کے ظہور کا یہی وقت تھا۔ اور خدا اور رسول کے فرمودہ کے مطابق وہ سب پیشگوئیاں ظہور میں آگئیں مثلاً قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم"

یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو ایماندار اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے کہ انکو زمین پر ان ہی خلیفوں کی مانند جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ خلیفے مقرر فرماوے گا۔"

اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰؑ کی امت میں سے خلیفے ہیں قرآن شریف نے ایسے خلیفوں کا شمار کرکے ظاہر فرمایا ہے کہ وہ بارہ ہیں اور تیرھویں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جو موسوی شریعت کا مسیح موعود ہے اور اس مماثلت کے لحاظ سے جو آیت میں لفظ "کما" سے ظاہر ہے۔ ضروری ہے کہ محمدی خلیفہ موسوی خلیفہ کے مثیل ہوں خدا تعالیٰ نے جس طرح موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خلیفہ بناکر مبعوث فرمایا اسی طرح محمدی سلسلہ کے لئے بھی یہ وعدہ ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر آنے والا امام مسیح موعود ہو۔

آنحضرت کی احادیث سے بھی اسکی

تائید ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اسلام بارہ خلیفوں کے ظہور تک غالب رہے گا۔ اور وہ تمام خلیفے قریش میں سے ہوں گے (مشکوٰۃ باب مناقب قریش)

پھر آپ فرماتے ہیں :۔

"وہ امت کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کے شروع میں میرا وجود ہے۔ اور اس کے آخر میں مسیح ہے۔" (مشکوٰۃ)

اس جگہ واضح رہے کہ مسیح موعود ان بارہ خلیفوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ امر متفق علیہ ہے کہ مسیح موعود اسلام کے ضعف کے وقت آئے گا جب کہ دنیا پر نصرانیت کا غلبہ ہوگا۔ جیساکہ بخاری کی حدیث یکسر الصلیب سے ظاہر ہے

مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہوگا۔ اس حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ جو آپ نے فرمایا۔ یعنی مسیح موعود کے ظہور کی نشانیاں دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔ اہل علم نے لکھا ہے کہ ان دو سو سال سے مراد وہ دو سو سال ہیں۔ جو ایک ہزار سال کے بعد آئیں گے کیونکہ پہلی دو صدیاں تو خیر القرون کی ہیں ان سے یہ مراد نہیں ہوسکتی۔ گویا بارہ سو سال گزرنے کے بعد نشانیاں شروع ہوں گی۔ اس لحاظ سے مسیح موعود تیرھویں صدی میں پیدا ہوگا۔ اور اس کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مجددین کے متعلق آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ وہ صدی کے سر پر آئیں گے۔

نواب صدیق حسن خاں صاحب نے لکھا ہے کہ

"چودھویں صدی کے شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں اگر مہدی اور مسیح کا ظہور عمل میں آیا تو وہ اس صدی کے مجدد ہوں گے۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمد مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ :۔

"میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصلہ ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور ایک دفعہ اب بھی اس پرچہ میں اس خدا کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں۔ جس کی رسول اللہ صلعم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفیٰ باللّٰہ شہیدا

(از قلم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ و اید ۷ راگست ۱۸۹۹ء)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اس دعوٰے سے یقینی طور پر خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ وہ تمام پیشگوئیاں جو قرآن اور حدیث میں مذکور تھیں۔ وہ خدا کی طرف سے تھیں اور یہ پیشگوئیاں آنحضرت صلعم کی صداقت کے تازہ بتازہ نشانات ہیں۔ جو اس زمانہ کے لوگوں پر حجت ہیں۔ اور اگر فرض کیا جائے کہ چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود پیدا نہ ہو تو حضرت رسول اللہ صلعم کی کئی پیشگوئیاں خطا جاتی ہیں اور اس تصور سے ہی ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پس حقیقت یہی ہے کہ خدا نے اپنے فرمودہ کے مطابق ساری پیشگوئیوں کو نہایت شان و شوکت سے پورا کر دیا۔ اور فعلی شہادت سے ثابت کر دیا کہ اس کے وعدے سچے اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول تھے۔ مبارک وہ جو اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود کو مانتا ہے کیونکہ خدا اور اس کے رسول نے اسلام کی سچائی اور اشاعت کے لئے اس کا ماننا ضروری قرار دیا تھا۔"

مساجد کی تین اہم اغراض

(از مکرم چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال)

اِنَّ اَوّلَ بیتٍ وُّضِعَ للنّاس للّذی بِبَکّۃَ مبٰرکًا و ھدًی للعٰلمین (آل عمران)

یہ آیت بیت اللہ کے متعلق ہے۔ جو درحقیقت اول المساجد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب سے پہلی۔ اول اور مقدم مسجد وہ ہے۔ جو مکہ میں بنی اور جس کی نقل میں دوسری مساجد تیار ہوتی ہے بیت اللہ بنانے میں ہماری تین اغراض ہیں۔

اول : وضع للناس۔ یہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بنائی گئی ہے

دوم : مبارکًا : برکت والی ہے

سوم : ھدًی للعالمین : سب انسانوں کے لئے ہدایت . . . . . . کا موجب ہے۔

مساوات کا قیام

مسجد ایسا گھر ہوتا ہے، جو مساوات پیدا کرتا ہے۔ اس میں غریب امیر مشرقی مغربی کا امتیاز مٹا دیا جاتا ہے۔ آقا غلام حاکم محکوم سب برابر ہو جاتے ہیں۔ کوئی بادشاہ ایسا نہیں جو اپنے غلام سے یہ کہہ سکے کہ تم یہاں مت کھڑے ہو وہاں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ جس میں عبادت کرنے والے کا مساوی حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ غرض پہلا فائدہ مسجد کا یہ ہے کہ وہ بنی نوع انسانی میں مساوات پیدا کرتی ہے۔

تقدس اور ذکر الٰہی کا مرکز

وہ مقام مبارک ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے ذکر کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔ درود پڑھا جاتا ہے۔ دعائیں کی جاتی ہیں۔ وہ پاکیزگی کا مقام ہوتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مساجد کو صاف ستھرا رکھو۔ بدبودار اشیاء کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔ پاک صاف ہو کر آؤ۔

بنی نوع انسان کی ہدایت کا ذریعہ

مساجد لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوتی ہیں۔ وہاں دین کی تعلیم۔ تبلیغ کا انتظام خطبہ۔ وعظ و نصیحت کی جاتی ہیں۔ دینی اور اخلاقی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ لوگوں کو قربانیوں پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ تذکیرو تحمید سے کام لیا جاتا ہے۔ درس قرآن درس حدیث جاری ہوتا ہے۔ لوگوں کے قلوب میں خشیت اور محبت الٰہی پیدا ہو کر تزکیہ نفوس کا کام دیتی ہے

مساجد کی بعض اور اغراض

فرمایا۔ اذ جعلنا البیت مثابۃ للناس و امنًا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی وعھدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طھر بیتی للطائفین و العٰکفین والرکع السجود۔ (بقرہ ع ۱۵)

یعنی ایک غرض تو یہ ہے کہ دنیا کے چاروں طرف سے لوگ اس جگہ آئیں۔ دینی تربیت اور اعلیٰ اخلاق حاصل کریں (دوسری) یہ کہ وہ دنیا کے لئے منڈیر کا کام دے اور ہر قسم کی برائیوں اور شر سے لوگوں کو محفوظ رکھے۔ (تیسری) یہ کہ مسجد امن کے قیام کا ذریعہ ہوتی (چوتھی) ہم نے مسجد کو اس لئے قائم کیا تا لوگ مقام ابراہیم پر بیٹھیں اور اسے مصلّٰی بنائیں۔

نیز فرمایا ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیل کو نصیحت کی کہ تم میرے اس گھر کو پاک رکھو۔ مسافروں کے لئے مقیموں کے لئے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے کاروبار چھوڑ کر اس مسجد میں ذکر الٰہی کرنے کے لئے آ بیٹھے ہیں

(۵) مساجد شر سے روکنے کے لئے بنائی جاتی ہیں

(۶) مساجد امن کے قیام کے لئے

(۷) امامت کو ان کے ذریعہ زندہ رکھا جاتا ہے

مسئلہ امامت کا دائمی احیاء

مسلمان جہاں کہیں ہوتے ہیں ایک شخص کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں امام درحقیقت قائمقام ہوتا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اور مقتدی قائمقام ہوتے صحابہؓ کے۔ گویا مساجد کے ذریعہ امامت کو ہر وقت قوم کی آنکھوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اور مساجد لوگوں کو یہ مسئلہ یاد دلاتی رہتی ہیں کہ تم میں سے ایک امام ہونا چاہیئے اور اس کی اقتداء میں تمہیں ہر کام کرنا چاہیئے

مسافر اور مقیم کے فوائد مساجد سے وابستہ ہیں

۸۔ مسافر وہاں ٹھہر سکتا ہے اور چند روزہ قیام کے بعد اپنی منزل مقصود کو جا سکتا ہے

۹۔ مساجد شہر کے بسنے والوں کے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں۔ گھروں میں شور و شغب ہوتا ہے۔ انسان سکون سے ذکر الٰہی نہیں کر سکتا۔ مگر مسجد میں سکون سے ذکر الٰہی کر سکتا ہے لوگ اجتماعی عبادات کا فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً جمعہ کے روز جامعہ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اس طرح مساجد انہیں اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کی عادت ڈالتی ہیں

۱۰۔ ان میں وہ لوگ رہتے ہیں جو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کرتے تھے وہ مسجد میں ہی رہتے تھے۔ انہیں ہی اصحاب الصفہ کہا جاتا تھا۔ غرض مساجد واقفین زندگی کو جمع کرنے کا ذریعہ ہیں۔

(ماخوذ از سیر روحانی)

حضرت مصلح الموعود نے دنیا میں مساوات اور امن کے قیام اور مسئلہ امامت کے دائمی احیاء کی خاطر اکناف عالم خصوصاً مراکز تثلیث میں توحید کے پرستار بنانے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں ایک سکیم کا اجراء فرمایا ہوا ہے جسے عملی جامہ پہنانے کے لئے احباب اپنی مساعی جمیلہ سے کام لینے کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

انتخابی فہرستیں اور آپ کی ذمہ داری

(از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان)

اگر ووٹر یا رائے دہندہ اپنا حق استعمال نہ کرے تو پھر جمہوریت کے معنی ختم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ نومبر ۵۸ء میں انتخاب ہو رہے ہیں اور آزادی کے بعد پہلی دفعہ ہماری آزمائش کا موقع ہمیں میسر آیا ہے۔ اس میں ہمیں اپنے حق شہریت اور حق خود ارادیت کے استعمال کے لئے بہت سے راستے نظر آئیں گے۔ لیکن ہمیں آنکھیں کھول کر اس زریں موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔

ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو چکی ہیں۔ حکومت بے حد ممنون ہوگی اگر رائے دہندگان نہ صرف یہ کہ اپنے اندراجات کا غور سے معائنہ کریں اور اگر کوئی خامی رہ گئی ہو تو فوراً ذیل کے کسی پتہ پر اطلاع دیں بلکہ اگر ان کو ان فہرستوں میں کوئی جعلی نام نظر آرہے ہوں تو اس بارے میں بھی فوراً اطلاع کریں تاکہ تحقیقات کی جا سکے۔

مندرجہ ذیل جگہوں پر فہرستیں دیکھی جا سکتی ہیں:۔

۱۔ رجسٹریشن افسروں کے دفاتر۔
۲۔ نظر ثانی کرنے والے افسروں کے دفاتر۔
۳۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے دفاتر
۴۔ میونسپل کمیٹیوں کے دفاتر
۵۔ چھاؤنیوں کے ایگزیکٹو افسروں کے دفاتر
۶۔ ہر وارڈ اور محلہ میں نمایاں جگہ
۷۔ تحصیل اور تعلقہ کے دفاتر
۸۔ مشرقی پاکستان میں یونین بورڈ پنچایت اور موضع کے دفاتر۔

شکایات یا اطلاعات علاقے کے ریوائزنگ اتھارٹی کو لکھیں اور وضاحت کے ساتھ لکھیں۔

رائے دہی بالغاں

پاکستان کے دستور کی دفعہ ۱۴۳ کی رو سے ہر بالغ انسان کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ بالغ سے مراد یہ ہے کہ ووٹر مرد یا عورت کی عمر اکیس برس کی ہونی چاہئیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص یکم جنوری ۱۹۳۶ء کے بعد پیدا ہوا ہے وہ ووٹ دینے کا مجاز نہیں یا وہ لوگ ووٹ نہیں دے سکتے جو پاگل یا فاتر العقل ہوں یا جو لوگ دستور کی رو سے یا پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے تحت ووٹ دینے سے محروم کر دیئے گئے ہیں ان کے علاوہ ہر مرد اور ہر عورت ووٹ دینے کا حق رکھتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ اس مخصوص حلقہ انتخاب میں چھ ماہ سے مقیم ہو۔

ووٹ کی طاقت

اس دور میں اگر متمدن دنیا پر ایک چھلکتی ہوئی نگاہ ڈالی جائے تو ہر شخص کو یہ احساس ہوگا کہ ہر ملک میں ووٹ ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ جمہوری ممالک میں جمہوریت کی بنیاد اسی چیز پر قائم ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ ایک ملک کے رہنے والے لوگ مل جل کر ملک میں حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ قوم میں نئی روح پھونکنا۔ تعمیری پروگرام بنانے کے لئے موثر قدم اٹھانا اور دوسرے ممالک کی نگاہوں میں وقار اور عزت پیدا کرنے کے لئے صرف ووٹ ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ تہذیب کے اس دور میں عوام کا نام حکومت اور حکومت کا نام عوام ہے اور عوام ہی اپنی قسمت کے آپ مالک ہوتے ہیں۔ عوام کو جب اس امر کا یقین ہے کہ حکومت کے کارندے وہی ہوں گے جن کو وہ خود چن کر بھیجیں گے تو پھر انہیں اپنی قسمت آپ بنانے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ اس میں دلچسپی نہیں لیں گے ظاہر ہے وہ اپنے مستقبل کو تاریکی کی لپیٹ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

انتخابات کا آغاز ہے۔ ایک ایسی گہما گہمی کی ابتداء ہو چکی ہے جو ہماری قومی زندگی کا بہت بڑا واقعہ ہے۔ الیکشن ملی زندگی کا سب سے بڑا مرحلہ ہوتا ہے اور آج کل کے حالات میں تو حد سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ پاکستان کے قیام کے بعد پہلی دفعہ عام انتخابات ہو رہے ہیں

انتخابات کا عملہ سرگرمی سے کام کر رہا ہے لیکن ہمیں صرف اس عملے کے رحم و کرم پر نہیں ہونا چاہئیے بلکہ ہر قدم پر اس عملے سے تعاون کرنا چاہئیے اور تعاون اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص یہ عہد کرے کہ وہ فہرستوں کا بہر حال معائنہ کرے گا۔ بلکہ چاہئیے تو یہ کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں محلہ وار ایک ایک کمیٹی قائم کی جائے جو نظر ثانی کرنے میں کارکنوں کا ہاتھ بٹائے

نظر ثانی کا طریق کار

نظر ثانی کا سرکاری طریق کار یہ ہے کہ سینکڑوں تصدیق کنندہ افسر اس کام میں لگے ہوئے ہیں جو ہر اندراج کی تصدیق کریں گے۔ اس کے بعد انسپکٹر اپنے فرائض سرانجام دے گا وہ ان اندراجات میں سے کم از کم دس فیصدی پر نظر ثانی کریگا اس کے بعد یہ سمجھا جائے گا کہ فہرست کی ترتیب مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ اعتراضات داخل کرنے کے لئے ابھی ایک مہینہ اور باقی ہے اور ہر شخص فہرستوں کو دیکھ کر نظر ثانی کر سکتا ہے جس کے بعد فہرستیں مکمل سمجھی جائیں گی۔ اس لئے رائے دہندگان کو بے پرواہ ہو کر بیٹھے نہیں رہنا چاہئیے کہ حکومت کے کارندے کام کر رہے ہیں۔ اگر فہرستوں میں ان کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے تو آخر سرکاری ملازم خود درج کریں گے یہ بات قطعاً غلط ہے۔ نظر ثانی کے دوران میں عوام کو خود یا اپنے نمائندوں کے ذریعے یہ دیکھنا ہوگا کہ آئندہ انتخابات میں رائے دینے کے لئے ان کا نام فہرست میں موجود ہے یا نہیں

ناموں کی ترتیب

جب آپ فہرست کا مطالعہ کریں گے آپ دیکھیں گے کہ تمام رائے دہندگان کے نام حروف تہجی کے مطابق درج کئے گئے ہیں۔ شہروں کو وارڈوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اسی طرح دیہات اور قصبوں میں ناموں کی ترتیب حروف ابجد کے مطابق ہوگی۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ رائے دہندہ کو اپنا نام تلاش کرنے میں بڑی آسانی ہوگی۔

ایک اور بات قابل غور ہے کہ صرف اصل نام کا پہلا حرف ابجد کی ترتیب کے لحاظ سے ہوگا۔ اس میں ذات خطاب یا کنیت کو نام کے پہلے حرف میں شمار نہیں کرنا چاہئیے مثلاً اگر کسی صاحب کا نام "خان آغا عبدالودود" ہے تو ان کا نام خ کی پٹی میں نہیں بلکہ ع کی پٹی میں دیکھئے۔ فہرست میں عبدالودود خان درج ہوگا۔

آزاد ملک کی آزاد زندگی کا تقاضا یہی ہے کہ ایک شخص کسی وجہ سے بھی ووٹ دینے سے محروم نہ رہے۔

فہرستوں کی نظر ثانی آخری موقعہ ہے اگر اس موقعہ سے بھی فائدہ نہ اٹھایا گیا تو پھر شاید آپ کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ ایک مہینے کے بعد فہرستوں میں نئے سرے سے نام درج کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

خواتین کے نام

انتخابات میں مردوں اور عورتوں کے ووٹوں کی قیمت بالکل برابر ہے اس لئے خواتین کے لئے لازمی ہے کہ وہ مردوں کے دوش بدوش اپنے ووٹ کا استعمال کریں۔ اس ضمن میں خواتین کارکنوں کا بھی فرض ہے کہ وہ عورتوں کے ناموں کی خاص طور پر نظر ثانی کریں۔

گلے اور شکوے

یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ بعض اصحاب یہ کہہ کر اپنا نام درج کرانے سے گریز کرتے ہیں کہ حکومت نے ہمارے لئے کیا کیا ہے۔ یہ سڑک خراب ہے اس کی مرمت نہیں ہوئی۔ فلاں جگہ شفا خانہ نہیں کھولا گیا۔ فلاں افسر کے بھائی کو مربعے مل گئے۔ ہمیں کچھ نہیں ملا ہم ووٹ کیوں دیں۔ مقام شکر ہے کہ ایسے لوگوں کو اس امر کا تو احساس ہے کہ ان کے ووٹ ہی سے حکومتیں بنتی ہیں۔ لیکن یہ موقع اس قسم کے گلے شکوے کا نہیں اس وقت جو فہرستیں تیار ہوتی ہیں یا جن پر ایک مہینے تک نظر ثانی ہوگی۔ اس امر کو ان شکایات سے کوئی تعلق نہیں۔ پہلے تو فہرستوں میں نام درج کرائیے۔ جب تک آپ رائے دہندہ نہیں بن جاتے اس وقت تک آپ نہ تو شکایت کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی معاملے میں رائے دے سکتے ہیں۔ یہ باتیں اس وقت ہوں گی جب آپ کسی خاص امیدوار کو ووٹ دیں گے اور اس سلسلے میں یہ موضوع زیر بحث آئے گا۔ آپ کس قسم کے امیدوار کو ووٹ دیں گے تاکہ بعد میں شکوہ شکایت کی گنجائش نہ رہے۔ جب آپ ووٹ ہی نہیں دیں گے تو پھر آپ لب کشائی کیسے کر سکتے ہیں۔

اگر آپ قانونی حیثیت سے رائے دہندہ ہیں تو آپ بڑی سے بڑی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر انصاف کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔ لکھ پتی بلکہ کروڑ پتی انسان کے ووٹ کی قیمت اتنی ہی ہے جتنی ایک مزدور کے ووٹ کی۔

ہر فرد کا فرض

محلے کے بزرگوں اور دیگر ذمہ دار افراد کا بھی فرض ہے کہ وہ محلہ محلہ اور کوچہ کوچہ پھر کر عوام کو آگاہ کریں کہ جب فہرستوں پر نظر ثانی ہو رہی ہے تو وہ اپنے اپنے اندراجات پر غور کریں ان فہرستوں کا معائنہ کرنا ہر شخص کا فرض ہے اور اگر یہ حضرات پوری توجہ کے ساتھ عوام کو اس اہمیت کے متعلق آگاہ کریں . . . . تو اس کا بہت مفید نتیجہ نکلے گا۔ اسی طرح اخبارات اور ریڈیو کے ذریعے بھی عوام کو آگاہ کیا جائے۔ ہر بوڑھے جوان مرد و عورت بیمار اور توانا۔ اپاہج اور معذور کا فرض ہے کہ وہ اپنا حق استعمال کرے۔ ملک کے جس کونے میں بھی ہو وہ انتخابات کے موقع پر پولنگ سٹیشن پر پہنچ جائے اور اپنی مرضی کے مطابق جس کو چاہے ووٹ دے۔ لیکن پہلا مرحلہ طے کرنا بے حد ضروری ہے۔ جب تک فہرستوں میں اس کا نام درج نہیں ہوتا وہ کس طرح ووٹ دینے کا حق دار نہیں تو وہ اس متمدن دنیا میں مکمل شہری نہیں کہلا سکتا۔

شریعت کے مطابق لڑکیوں کو حصہ

جماعتہائے احمدیہ کو یاددہانی

مشاورت ۵۸ء میں "عورتوں کے لئے معیارِ وصیت" پر بھی بحث ہوئی۔ اور بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ عورتوں کی وصیت کے لئے ان کے مہر کو بنیاد رکھا جائے اور ان کے خاوندوں سے بھی حصہ وصیت کی ادائیگی کے لئے عہد لیا جائے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان کی اکثریت کی رائے سے اتفاق فرمایا۔

(رپورٹ مشاورت صـ ۳۹)

اس تجویز پر بحث کے دوران میں ایک سوال کے جواب میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اصلاح و ارشاد کے محکمہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی تحریک کرتا رہے کہ وہ اپنی جائیداد سے شریعت کے مطابق اپنی لڑکیوں کو حصہ دیا کریں۔ اگر کسی نے اپنی لڑکی کو جائیداد سے حصہ دیا ہوگا تو وہ بیوہ بھی ہوگی تو صاحبِ جائیداد ہوگی۔" وغیرہ (رپورٹ مشاورت صـ ۴۵)

نظارت اصلاح و ارشاد تمام جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے مندرجہ بالا حضور کا ارشاد پیش کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ احبابِ جماعت شریعت کے مطابق لڑکیوں کو حصہ دیں۔ اور ہر جماعت اپنے ہاں ریکارڈ رکھے کہ کون کون دوست اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور مرکز کو بھی اطلاع بھجوائی جائے۔

قرآن کریم میں ہے۔ یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (نساء ع) کہ اے لوگو! خدا تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ دو۔ اسلامی شریعت کا یہ حکم واضح ہے اور خیر القرون میں اس کے مطابق عمل ہوتا رہا۔ اور اسلام کا نام دوسرے مذاہب پر روشن تھا مگر آہستہ آہستہ اسلامی احکام اور اخلاق مٹتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ' کا زمانہ آگیا۔ اور مسلمان کہلانے والوں نے لڑکیوں کو حصہ دینا ترک کر دیا۔ اب مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلامی احکام کو از سرِ نو خدا تعالیٰ زندہ کرنا چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام بھی ہے "یحیی الدین و یقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کریگا۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ لڑکیوں کو حصہ دینے میں وہ کارروائی کریں کہ جس سے اسلام کا چہرہ چمک اٹھے اور احمدیت کی صداقت درخشندہ ہو۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

آپ کو اپنا بچہ یقیناً عزیز ہے

آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ زندگی کی کٹھن اور دشوار وادیوں کو کامیابی سے عبور کرے آپ کی دلی خواہش ہے کہ اس کا مستقبل تابندہ و درخشندہ ہو۔ اور وہ اپنے لئے آپ کے خاندان کے لئے اور انسانیت کے لئے مفید اور نافع وجود ثابت ہو۔ اس کا کردار قابلِ رشک ہو۔ اور اس کے اخلاق قابلِ تقلید ——— لیکن سوچیئے کہ کیا آپ نے اس سلسلہ میں کوئی عملی قدم اٹھایا ہے۔ کیا آپ اپنی ان کوششوں پر مطمئن ہیں جو آپ نے اس کی تربیت کے سلسلہ میں فرمائیں۔

مرکز اس بارہ میں آپ سے ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا مفید علمی، ادبی، تربیتی اور معلوماتی رسالہ

"تشحیذ الاذہان"

بھی اس ضمن میں آپ کی مدد کرتا ہے۔ اگر آپ ابھی تک کسی وجہ سے اس کے خریدار نہیں بن سکے۔ تو آج ہی اپنے عزیز کو اس کا خریدار بنا دیجئے اور ہر ماہ اسے بطور تحفہ یہ رسالہ پیش کیجئے۔

یقیناً آپ کا عزیز اسے پسند کرے گا۔ اور خود آپ بہترین نتائج محسوس کریں گے۔ انشاء اللہ۔

(مہتمم اطفال)

قائدین مجالس اضلاع اور علاقائی کی خدمت میں

ایک ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چندہ مجلس کے لحاظ سے اس سال بھی ہمارا قدم آگے بڑھا ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اس سلسلہ میں ہم نمایاں اور غیر معمولی ترقی کریں۔

لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے آپ سب سے گہرے تعاون کی درخواست کرتا ہوں تا یہ سال گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں غیر معمولی طور پر کامیاب مالی سال ثابت ہو۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حاجی برکت اللہ صاحب سیالکوٹی کہاں ہیں

نظارت ہذا کو ایک جماعت کی اصلاح و تربیت کے لئے حاجی صاحب کی خدمات کی ضرورت ہے۔ حاجی صاحب جہاں بھی ہوں۔ اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پتہ مطلوب ہے

دوست محمد صاحب پٹواری جو دہرا سٹریٹ مکان نمبر ۳ گوالمنڈی لاہور میں رہا کرتے تھے۔ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو مطلع فرمائیں (ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چھوٹی بہن ۱۰ روز سے ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ دعا کی درخواست ہے (خاکسارہ محمودہ بنت ملک محمد فضل الٰہی صاحب مرحوم بھیرہ ضلع سرگودہا)

۲۔ مجھے اراضی کا ایک اہم مقدمہ درپیش ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے پوتے عزیزم فضل محمد اور عبداللہ خاں کے ناک کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (خوشی محمد چک $\frac{32}{2}$ ضلع سرگودہا ڈاکخانہ چک $\frac{41}{2}$ تحصیل سرگودہا)

۳۔ والد المکرم مولوی محمد مراد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ پندرہ روز سے بوجہ میعادی بخار صاحبِ فراش ہیں۔ پانچ چھ روز سے سوائے پانی اور دوائی کے اور کوئی غذا نہیں کھائی۔ نقاہت زیادہ ہے سلسلہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے ہیں بیسیوں افراد ان کے ذریعہ سے احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کا وجود سلسلہ اور لوگوں کے لئے بابرکت ہے۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (غلام محمد عبد منشی فاضل زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ حافظ آباد)

۴۔ میری پوتی عزیزہ یاسمین دختر کیپٹن محمد صادق صاحب کوہاٹ بوجہ تپ محرقہ کافی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (نذر محمد متصل مسجد احمدیہ چھونی روڈ شرقی کیمل پور)

۵۔ میرے ماموں صوبیدار عبدالغفور خان صاحب حال ربوہ کے نیچے لب دخنہ ملیریا و ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں (فیض محمد خاں موضع ٹوپی۔ تحصیل صوابی۔ ضلع مردان)

۶۔ میرے چچا ملک ظفر الحق صاحب مورخہ ۱۷ مئی ۵۸ء سے دل کی تکلیف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان دین اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرما دیں۔ (خورشید الحق عباسی)

۷۔ عبدالعزیز صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

چوہدری رشید احمد سرور ربوہ

مشرق وسطیٰ کیلئے صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کا قیام

کارپوریشن صنعتی کمپنیاں قائم کرنے میں مدد دے گی

نیویارک ۱۹ جون مشرق وسطیٰ کے لئے ایک صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے مشرق وسطیٰ مغربی یورپ اور امریکہ کے بینکروں اور تاجروں نے یہ کارپوریشن قائم کی ہے۔

یہ کارپوریشن مشرق وسطیٰ میں صنعتی کمپنیاں قائم کرنے میں مدد دے گی۔ مصر ایران۔ کویت۔ لبنان۔ سعودی عرب۔ شام عراق۔ اردن۔ اور سوڈان کے سینتالیس کاروباری اور بینکنگ اداروں نے کارپوریشن کے حصص خرید چکے ہیں۔ ہر گروپ نے کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لئے اپنا ایک نمائندہ منتخب کیا ہے۔ پال رائیکنر کارپوریشن کے چیئرمین مقرر ہو چکے ہیں۔ آپ نے کہا ہے مشرق وسطیٰ کے ملکوں نے جس سرعت کے ساتھ کارپوریشن سے تعاون شروع کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسماندہ ملکوں کی اقتصادی ترقی کے لئے اس نئی کوشش کا مشرق وسطیٰ میں پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ہے۔

کارپوریشن مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں جو صنعتی کمپنیاں چلائے گی۔ ان میں زیادہ سرمایہ مقامی طور پر لگایا جائے گا۔ یورپی اور امریکی سرمایہ کا مقابلۃً کم سرمایہ لگائیں گے کارپوریشن سولہ لاکھ دس ہزار فرانک دموس کے سرمایہ سے کام شروع کرے گی۔

بس کے حادثہ میں ایک ہلاک ستائیس مجروح

بغداد الجدید ۱۹ جون احمد پور شرقیہ کے قریب آج ایک مسافر بس ایک درخت سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔ اوچ شریف کے سب انسپکٹر پولیس حاجی محمد ظفر ہلاک اور ستائیس دوسرے مسافر شدید مجروح ہو گئے۔

حاجی محمد مظفر اور بس کی تین مسافر خواتین کو بے ہوشی کے عالم میں بہاولپور کے بی۔ وی ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن حاجی صاحب جانبر نہ ہو سکے۔ باقی مجروحین کو ڈیرہ نواب کے ہسپتال بھیج دیا گیا ہے ان میں بہاولپور ٹریفک پولیس کے مبینہ کانسٹیبل انچارج مسٹر محمد رفیق بھی شامل ہیں۔ حادثہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ سامنے سے آنے والی ایک لاری کی دھول میں دوسری بس کا ڈرائیور سٹیرنگ پر قابو نہ پا سکا اور لاری ایک شیشم کے درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی۔

بہار میں پانی کا قحط

پٹنہ ۱۹ جون۔ بھارتی صوبہ بہار میں اس سال مون سون میں تاخیر کی وجہ سے کروڑوں عوام پانی کو ترس گئے ہیں اور خشک سالی کی وجہ سے ایک وسیع علاقہ قحط کا شکار ہو گیا ہے۔ صوبے میں غلے کی قیمتیں اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہیں جس سے حکومت کو کافی تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ لیکن حکومت کو توقع ہے کہ وہ صوبے میں راشن کی نیرہ ہزار دکانیں کھول کر صورت حال پر قابو پالے گی۔ ان دکانوں پر سستے داموں غلہ مہیا کیا جائے گا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بہار کی کل تین کروڑ ۸۰ لاکھ کی آبادی میں سے دو کروڑ پینسٹھ لاکھ عوام غذائی قلت سے دوچار ہیں اور پانی کا قحط ان پر ایک اور عذاب نازل کر رہا ہے۔ گزشتہ مون سون میں حکومت نے صوبہ بھر میں پانچ ہزار کنوئیں کھود دینے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جس میں سے اب تک اڑھائی ہزار کنوئیں کھود دئے جا چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ حکومت مختلف دیہات میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔

غلہ کے چھ جہاز ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۱۹ جون۔ مغربی پاکستان امریکہ اور برما سے چھ جہاز چاول لے کر مشرقی پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ ان جہازوں میں ۱۹ ہزار ۹ سو ۷۶ من غلہ موجود ہے۔ ۱۵ جون کو ختم ہونے والے پندرھواڑے کے دوران میں جتنا چاول مشرقی پاکستان پہنچا ہے۔ اس میں سے چار ہزار چار سو بہتر من چاول امریکہ سے۔ سات ہزار تین سو اکھاون من برما سے اور مغربی پاکستان سے سات ہزار ایک سو سرسٹھ من چاول اور ایک ہزار من آٹا یہاں پہنچا ہے۔

چیچک سے چار افراد ہلاک

ایبٹ آباد ۱۹ جون۔ ایبٹ آباد کی تحصیل مانسہرہ میں موضع باگنا میں چیچک سے چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ محکمہ صحت حفاظتی اقدامات اختیار کر رہا ہے م

م اور حکام صحت کی اطلاع کے مطابق انہوں نے اس علاقہ میں اس موذی مرض پر قابو پا لیا ہے۔

حکومت بعض اشیاء پر کنٹرول دوبارہ عائد کرنے کے فیصلے پر قائم ہے

لنڈن کی کانفرنس دو ہفتے کے لئے ملتوی کر دی گئی

لاہور ۱۹ جون۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان مسٹر مظفر علی خان قزلباش نے بتایا ہے۔ کہ لندن میں نہری تنازعہ کے تصفیے کی بات چیت دو ہفتے کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ یہ بات چیت ۲۳ جون سے شروع ہونے والی تھی لیکن اب نئے پروگرام کے مطابق چھ یا سات جولائی سے شروع ہوگی۔

وزیر اعلیٰ نے جو لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے مزید بتایا کہ اس التواء کے پیش نظر میں نے اپنی لندن کی روانگی بھی ملتوی کر دی ہے۔

بھارت کی طرف سے وادی ستلج کی نہروں کے پانی کی بندش کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ مسئلہ انتہائی اہم اور فوری توجہ کا مستحق ہے اور اس سے عہدہ برا ہونے کے لئے انتہائی اعلیٰ سطح پر کارروائی شروع ہو چکی ہے

ایک اخباری نمائندے کے استفسار پر وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ جیسے ہی مغربی پاکستان کے لئے اس کے حصے کا غیر ملکی زر مبادلہ مخصوص کر دیا جائے گا۔ صوبہ اپنی ضرورت کی اشیاء آزادانہ طور پر درآمد کرے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ حکومت نے بعض ضروری اشیاء پر کنٹرول دوبارہ عائد کرنے کا ارادہ ترک نہیں کیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ صارفین کو یہ اشیاء معقول نرخوں پر مہیا ہو سکیں۔

راشن بندی والے علاقوں میں گندم امدادی نرخوں پر مہیا کرنے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر قزلباش نے کہا کہ گندم کے نرخوں کو موجودہ سطح پر بحال رکھنے کے لئے ہمیں مرکز سے کم از کم تین کروڑ روپے کی رقم حاصل کرنی ہوگی۔ آپ نے کہا:۔ "تاہم یہ مسئلہ پیچیدہ نوعیت کا ہے کیونکہ ایک طرف تو امدادی نرخوں پر گندم فروخت کرنے سے افراط زر بڑھتا ہے۔ اور دوسری طرف ہم عام آدمی پر بوجھ بھی ڈالنا نہیں چاہتے جو زیادہ قیمت ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا میری حکومت غریب عوام کی مدد کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ راشن بندی کے علاقوں میں بسنے والے امیر لوگوں کو جو ادائیگی کی استطاعت رکھتے ہیں۔ امدادی نرخوں پر گندم مہیا کی جائے۔

بعض اخبار نویسوں نے وزیر اعلیٰ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ایک طرف تو حکومت چینی غیر ملکوں سے درآمد کر رہی ہے اور دوسری طرف چینی کی دیسی ملوں کے منتظمین یہ الزام عائد کر رہے ہیں کہ پچاس ہزار ٹن سے زائد چینی ان کے گوداموں میں پڑی ہے اور حکومت یہ ذخیرہ اٹھا نہیں رہی ہے۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ مغربی پاکستان کو درآمدی چینی کا کوئی کوٹا نہیں مل رہا ہے۔

آپ نے کہا "محکمہ خوراک کے حکام نے مجھے بتایا ہے کہ اگرچہ درآمدی چینی میں سے دس ہزار ٹن چینی اس سال مغربی پاکستان کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔ لیکن مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ وہ یہ کوٹا فوری طور پر نہیں دے سکتی۔

چینی کی دیسی ملوں میں پڑے ہوئے سٹاک کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سال کے اس حصے میں ملوں کے اندر چینی کا زیادہ سٹاک جمع ہو جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں تاہم اب چونکہ گنا پیلنے کا موسم گزر چکا ہے۔ اسلئے صورت حالات بہتر ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ چینی کا سٹاک باقاعدگی کے ساتھ اٹھانے میں سب سے زیادہ دقت ویگنوں کی کمی کے باعث پیش آ رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے مزید بتایا کہ چینی کے نرخ مقرر کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کئی مہینے تک سٹاک اٹھانے میں تاخیر سے چونکہ ملوں کے سرمایہ کی گردش رک جاتی ہے۔ اس لئے انہیں اس سرمایہ پر سود بھی دیا جائے۔

تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے اخراجات میں کمی کے متعلق ایک سوال پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت اب تک اس منصوبے پر کثیر رقم خرچ کر چکی ہے۔ لیکن چونکہ یہ کوئی تجرباتی فارم نہیں بلکہ ایک کالونائزیشن سکیم ہے۔ اسلئے حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ کسی فائدے کے بغیر اس پر اندھا دھند خرچ کرتی چلی جائے۔

ابو حسین سرکار کو وزارت بنانے کی دعوت

آج صبح نئی کابینہ حلف اٹھائے گی

ڈھاکہ ۲۰ جون۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر سلطان الدین احمد نے کل مسٹر عطاء الرحمٰن کا استعفیٰ منظور کرنے کے بعد صوبائی اسمبلی میں حزب مخالف اور نئی قائم ہونے والی کولیشن پارٹی کے لیڈر مسٹر ابو حسین سرکار کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی جو انہوں نے منظور کر لی۔ توقع ہے کہ مسٹر سرکار آج صبح ساڑھے نو بجے اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

ابو حسین سرکار کل رات اپنی کابینہ کے ارکان کی فہرست پیش کرنے والے تھے لیکن اب وہ آج صبح ہی یہ فہرست گورنر کو پیش کریں گے۔

آج مسٹر ابو حسین سرکار نے گورنر سے تین بار ملاقات کی۔ تیسری ملاقات میں انہیں وزارت بنانے کی دعوت دی گئی۔ مسٹر ابو حسین سرکار کی زیر قیادت قائم ہونے والی نئی کولیشن میں یہ پارٹیاں شامل ہیں کرشک سرمک پارٹی۔ مسلم لیگ۔ نظام اسلام مسٹر پربھوش چندر لاہری کی قیادت میں یونائیٹڈ پروگریسو پارٹی کانگرس پارٹی سے الگ ہونے والے ارکان کا گروپ، اچھوت فیڈریشن اور آزاد ارکان کا گروپ

عام انتخابات

مسٹر ابو حسین سرکار جب وزارت مرتب کرنے کی دعوت پانے پر اپوزیشن لیڈر کے کمرہ اسمبلی میں پہنچے تو ان کے حامیوں نے پرجوش تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ یہیں مسٹر ابو حسین سرکار نے اپنے رفقا کو گورنر کا وہ خط پڑھ کر سنایا جس میں مسٹر سرکار کو وزارت بنانے کی دعوت دی گئی ہے۔

اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر ابو حسین سرکار نے عام انتخابات جلد کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے کہا۔ ہم ایسا کوئی اقدام نہیں کریں گے جس سے عام انتخابات پروگرام کے مطابق کرانے میں رکاوٹ پیدا ہو۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر سرکار نے کہا۔ میری کوشش ہوگی کہ میری کابینہ زیادہ سے زیادہ وسیع بنیادوں پر قائم ہو۔ کیونکہ یہ کئی پارٹیوں پر مشتمل ہے مسٹر سرکار نے کہا میری حکومت فوری طور پر خوراک وباؤں اور صوبہ کی اقتصادی صورت حال سے عہدہ برآ ہوگی۔

جب پارٹی کے بعض ارکان نے اناج کے نرخ کم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تو نامزد وزیر اعلیٰ نے پارٹی کے ارکان سے اپیل کی کہ وہ ان کے فرائض کی انجام دہی میں ان (سرکار) سے پورا تعاون کریں۔

آج اسمبلی کے کمیٹی روم میں عوامی لیگ کولیشن پارٹی کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ سبکدوش ہونے والے وزیر اعلیٰ مسٹر عطاء الرحمٰن نے صدارت کی۔ اجلاس تین گھنٹے جاری رہا۔ پارٹی کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا کہ چھیاسی ارکان نے اجلاس میں شرکت کی عوامی لیگ کے قائد مسٹر سہروردی نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ دریں اثنا صوبائی اسمبلی کا اجلاس آج پانچ بجے شام تک ملتوی کر دیا گیا ہے

پاکستان سے روس کا احتجاج

ماسکو ۲۰ جون۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق سوویٹ یونین نے پاکستان میں فوجی تیاریوں اور فضائی اور راکٹ پھینکنے والے اڈوں کی تعمیر پر حکومت پاکستان سے احتجاج کیا ہے۔ ایجنسی نے بتایا کہ روسی سفیر متعینہ پاکستان نے اس سلسلے میں ۱۹ اپریل کو وزیر اعظم ملک فیروز خان نون سے زبانی احتجاج کیا تھا۔

ایجنسی نے کہا " روسی سفیر نے پاکستان کو خبردار کیا کہ اگر اس کے فوجی اڈے روس یا کسی دوسرے پر امن ملک کے خلاف استعمال کئے گئے تو اس کے تکلیف دہ نتائج برآمد ہوں گے۔ روسی سفیر نے کہا کہ سوویٹ یونین کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان میں روس کی سرحد کے قریب سکردو سے فضائی اور راکٹ پھینکنے والے اڈوں کی تعمیر کا زبردست کام امریکی انجینئروں کی زیر نگرانی جاری ہے۔ اور ان اڈوں کو جدید ترین بمبار طیاروں سے لیس کیا جائے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملک نون روس کے متذکرہ الزامات کی پر زور تردید کر چکے ہیں :

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

پس ہر وہ قوم جو صلح کی راہ اختیار کرے اور جنگ نہ کرے اس سے جنگ نہیں کی جائیگی خواہ ایسی قوم کتابی ہو یا مشرک ہو۔

اور اسی کے متعلق لکھتے ہیں کہ :-

والجمھور یقولون بھذا وھذا ھو مذھب مالک وابی حنیفۃ وغیرھما۔ ص۱۳۶

جمہور (ائمہ اسلام) اسی کے قائل ہیں اور یہی مذہب امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور ان کے سوا دوسرے لوگوں کا ہے۔"

یہاں آپ نے دیکھا کہ حضرت علامہ ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ نے آیہ "حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ سے جو استدلال کیا ہے وہ یہی ہے کہ :-

مسلمانوں کو جب خطرہ باقی نہ رہے اور الدین اللہ کے لئے ہو جائے تو اس کے بعد قتال کا یہ حکم باقی نہیں رہتا۔

مگر اس زمانہ کے اہل علم حضرات میں سے خاص طور پر مودودی صاحب نے اس آیہ کریمہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلعم اور آپ کے اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے بلا وجہ ایران و روم سے تصادم شروع کر دیا۔

علامہ ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ کی رائے کا مودودی صاحب کی تشریح سے مقابلہ کیجئے۔ اور بتائیے کہ حق پر کون ہے اور کون باطل کی پیروی کرتا ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

میٹرک جے وی اور ایس وی استانیوں اور اساتذہ کی ضرورت

بنام کی جگہ چھوڑ کر ضرورت مند امیدواران اپنی درخواستیں معہ مصدقہ نقول سندات معرفت مقامی امیر و پریذیڈنٹ ارسال فرماویں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مساجد کی تین اہم اغراض — (بقیہ صفحہ ۴)

ضرورت ہے۔ جماعت کراچی سبقت لے جا رہی ہے۔ اور دوسری جماعتوں کو اپنے قابل تقلید نمونہ سے اپنے ساتھ ملنے کی دعوت دے رہی ہے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اپنا حصہ ادا فرما کر عملی شمولیت کا ثبوت دیں۔ اس شمولیت کا بہت سا انحصار مقامی اراکین جماعت کی چستی اور احساس فرض شناسی پر بھی مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس کے ارشادات کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ آمین :